ششماہی علوم القرآن، علی گڑھ، ۱۷/۱، جنوری۔جون ۲۰۰۲ء

تراجم قرآن کے مخطوطات۔ایک جائزہ

اکمل الدین احسان اوغلو

ترجمہ: جمشید احمد ندوی

قرآن مجید ابدی والہامی کتاب ہے جسے ساری دنیا کے لئے دستور حیات بنا کر نازل کیا گیا ہے۔اس کا منہ بولتا ثبوت اس کے وہ تراجم ہیں جو دنیا کی مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ درج ذیل سطور میں مختلف زبانوں میں کئے جانے والے ان قرآنی تراجم کا جائزہ پیش کیا جارہا ہے جن کے مخلوطات دنیا کی مختلف لائبریریوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔اس جائزہ میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ ان مخلوطات کی خصوصیات کے تحلیلی جائزہ کے ساتھ تاریخ ترجمہ بھی درج کی جائے تاکہ ان کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ ہو سکے۔

بہترین ترجمہ وہ ہے جس میں نصوص کی ترجمانی کرتے ہوئے جس قدر ممکن ہو سکے اس کی اصل روح کو باقی رکھا جائے گو یہ بہت مشکل ذمہ داری ہے جس سے آسانی کے ساتھ عہدہ براں نہیں ہوا جا سکتا ہے کیونکہ اس کوچہ میں قدم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ مترجم دونوں زبانوں میں یکساں کمال ومہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ ان زبانوں کے استعمال کرنے والی قوموں کے امتیازات وخصوصیات سے بھی واقف ہو۔اس کے علاوہ فن ترجمہ نگاری اس بات کا بھی متقاضی ہوتا ہے کہ مترجم موضوع سے بھی مکمل واقفیت اور دلچسپی رکھتا ہو اور اس کی فنی نزاکتوں کا بھی اسے ادراک ہو۔عمومی طور پر فن ترجمہ نگاری جب اتنا مشکل ہے تو کسی نص الٰہی کا ترجمہ کس قدر دشوار ہوگا اس کا بآسانی اندازہ کیا جا سکتا ہے، مثلاً قرآن جیسی الہامی کتاب کا ترجمہ جو فصیح وبلیغ عربی زبان میں نازل ہوئی، ہو جس میں دیگر ادبی فنون کے ساتھ فن

بدیع و بیان اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ موجود ہو، کس قدر دشوار ہوگا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔اسی طرح اس ضمن میں اس بلند اخلاقی ذمہ داری کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے جو اس قسم کی کتاب کا ترجمہ کرنے والے کے کاندھے پر عائد ہوتی ہے۔

دوسری زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی ابتداء ظہور اسلام کے ابتدائی عہد ہی میں ہوچکی تھی ۔اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر IRCICA (مرکز الابحاث للتاریخ والفنون والثقافۃ الاسلامیۃ) نے قرآن کے تراجم کی فہرست شائع کرنے کا منصوبہ ۱۹۸۰ میں بنایا اور اسے تین حصوں میں تقسیم کیا: (۱) قرآن کے مطبوعہ تراجم (۲) تراجم قرآن کے مخطوطات (۳) زبانی تراجم قرآن ۔

اس منصوبہ کا پہلا مرحلہ ۱۹۸۶ کے اوائل میں پورا ہو چکا ہے اور مذکورہ البیلو جرافیا العالمیۃ لترجمات معانی القرآن الکریم (الترجمات المطبوعۃ ۱۵۱۵ء۔ ۱۵۸۰) کے نام سے قرآن کے مطبوعہ تراجم کی فہرست ۱۹۸۶ میں استنبول سے شائع کردی ہے۔

قرآن کا ترجمہ کرنے کے متعلق مختلف فقہی مذاہب کے مابین پائے جانے والے اختلاف سے قطع نظر اس بات کی وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ دین اسلام قرآن کے ترجمہ کی اجازت اس مقصد کے پیش نظر دیتا ہے کہ جو لوگ عربی زبان سے واقف نہیں ہیں وہ اس کے معانی و مطالب کو سمجھ سکیں لیکن اس کے باوجود ترجمہ کو شعائر،عبادت اور فقہی احکام مستنبط کرنے کے سلسلہ میں نص الٰہی کا بدل نہیں قرار دیا جاسکتا ہے۔

منصوبہ کے دوسرے مرحلہ کی ابتداء ۱۹۸۶ء کے اوائل میں ہی محدود پیمانہ پر ہوچکی ہے۔اس مرحلہ میں قرآن کے تراجم کے ان مخلوطات کی فہرست پیش کی جائے گی جو دنیا کی مختلف زبانوں میں موجود ہیں۔۱۹۸۶اور ۱۹۹۱ کے درمیان مختلف قسم کی مشکلات کے باوجود قرآن کریم کے چار ہزار سے زیادہ ترجموں کا احاطہ کیا جاچکا ہے جو مخطوطات کی شکل میں سارے عالم میں بکھرے ہوئے ہیں یہ مخطوطات ۳۰ زبانوں

پر مشتمل ہیں اور ۳۷ ممالک میں بکھرے ہوئے ہیں۔امید ہے کہ منصوبہ کی تکمیل ہونے تک اس تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

درج ذیل سطور میں ان مخلوطات کے متعلق کچھ معلومات فراہم کی جارہی ہیں جسے حرف آخر نہیں کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہ معلومات حاصل شدہ مخطوطات کے سرسری جائزہ سے حاصل ہوئی ہیں۔ان شاء اللہ ہم ان کے متعلق مزید معلومات تفصیلی مطالعہ اور اس میدان کے ماہرین کی مدد سے پیش کرینگے۔

حاصل شدہ مخطوطات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان کی اکثریت فارسی زبان میں کئے جانے والے تراجم پر مشتمل ہے جبکہ دوسرے نمبر پر ترکی اور تیسرے نمبر پر اردو زبان میں کئے جانے والے تراجم قرآن آتے ہیں۔ان کے علاوہ دیگر ایشیائی، یورپی اور افریقی زبانوں میں تراجم قرآن کے مخطوطات بھی ملتے ہیں۔ان مخطوطات کی اکثریت ترکی، ایران، ہندوستان اور انگلینڈ کے کتبخانوں میں محفوظ ہے۔تراجم قرآن کے مخطوطات کی یہ تعداد جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے حتمی وآخری نہیں ہے بلکہ اس میں اضافہ کی گنجائش کافی حد تک موجود ہے۔اس تعداد میں ایک ہی ترجمہ کے مختلف نسخے بھی شامل ہیں جو اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ قرآن کریم کے افہام وتفہیم کے لئے جتنی کوششیں اور اہتمام کیا گیا ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی کتاب کے حصہ میں اب تک نہیں آسکا ہے۔اسی طرح یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ عربی نہ بولنے والے ممالک نے بھی دین اسلام کے افہام وتفہیم کے تیئں کس قدر اہتمام سے کام لیا ہے اور اس کی نشر واشاعت میں کس قدر دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے۔

تراجم کی قسمیں: تراجم قرآن کے مخطوطات کا جائزہ لینے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ قرآن کے تراجم بنیادی طور پر دو نوعیتوں کے حامل ہیں: (ا) لفظی ترجمہ: ترجمہ کی اس قسم میں ہر لفظ کے معنی کو دوسری زبان سے بعینہ نقل کردیا جاتا ہے جس کے متعلق ظن غالب یہ ہوتا ہے کہ وہ عربی لفظ کی حتی الامکان ترجمانی کررہا ہے اس قسم کے ترجموں میں بالعموم قرآن کی ہر سطر کے نیچے اس کا ترجمہ بیان کیا جاتا ہے۔اس قسم

کے ترجمہ میں مترجم جملوں کی آراستگی یا خوبصورتی پر دھیان نہیں دیتا کیونکہ اس کا بنیادی مقصد اس زبان کا وہ لفظ بیان کرنا ہوتا ہے جو عربی لفظ کے مترادف ہو اور اس لفظ کی ممکن حد تک سب سے بہتر ترجمانی کرتا ہو، ان مترادفات میں زمانہ کے ساتھ ساتھ تغیرات پیدا ہوتے رہے ہیں جو اس زبان کے طبعی ارتقاء کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔اس قسم کے تراجم نے علمائے لغت کو خصوصی طور پر اس طرف متوجہ کیا ہے کہ قرآن کریم کی اصل عربی عبارت بغیر کسی تبدیلی کے اپنی اصلی شکل میں باقی ہے لیکن ان عربی الاصل مفردات کے مقابلہ میں استعمال ہونے والے دیگر زبانوں کے مفردات میں وقت کے ساتھ مسلسل تبدیلیاں پیدا ہوتی رہی ہیں لہذا قرآین کے یہ تراجم الفاظ کے معانی میں عہد بعہد پیدا ہونے والی تبدیلیوں اور ان کی تفہیم وتعیین کے لئے اہم مصدر کی حیثیت رکھتے ہیں۔اسی طرح یہ لغوی مطالعات کا بھی اہم موضوع ہیں۔

لفظی ترجمہ کے باب میں ایک اہم اور قابل توجہ بات یہ ہے کہ قاری سے یہ امید کہ جاتی ہے کہ نص الہی کے قریب تر مفہوم تک وہ اس لفظی ترجمہ کے ذریعہ پہنچ جائے گا حالانکہ کبھی کبھی قاری علمی طور پر اس معیار کا نہیں ہوتا ہے کہ وہ نص قرآنی کے معنی ومطلب تک صرف اس ترجمہ کی مدد سے پہنچ جائے۔لہذا تفہیم معنی کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کی مزید شرح وتفسیر کی جائے، نتیجتاً اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ترجمہ کی دوسری قسم سامنے آتی ہے جس کا دارومدار تفسیر پر ہوتا ہے چنانچہ مترجم نص قرآنی کے معانی کو مکمل جملوں کے وسیلہ سے بیان کرتا ہے۔اس قسم کے مترجم کی ذمہ داری بلاشبہ مزید بڑھ جاتی ہے کیوں کہ وہ نص کے معانی بیان کرنے میں نہ صرف یہ کہ مزید کلمات کا سہارا لیتا ہے بلکہ دیگر مصادر جیسے احادیث، تفسیر یا دیگر تراجم کی مدد سے قرآن کے الفاظ کے معانی بیان کرتا ہے تا کہ اس کا مطلب مکمل طور پر واضح ہوکر سامنے آجائے۔۔ نتیجتاً تراجم کی یہ قسم قرآن کی تفسیر سے قریب تر ہوجاتی ہے۔

قرآن کی ہر سطر کے نیچے اس کا لفظی ترجمہ بیان کرنے والے مترجمین اکثر

غیر معروف اشخاص ہوتے ہیں۔ان تراجم کے ضمن میں یہ دشواری پیش آتی ہے کہ اس بات کی تعیین مشکل ہو جاتی ہے کہ جو مخطوطے ہمارے سامنے ہیں آیا وہ کسی ایک ترجمہ کے مختلف نسخے ہیں یا مستقل بالذات الگ الگ تراجم ہیں۔اس کے مقابلے میں ترجمہ کی دوسری قسم جو تفسیر بھی بیان کرتی ہے اس میں یہ دشواری پیش نہیں آتی ہے کیوں کہ تراجم میں مترجم کا مقدمہ ہوتا ہے یا موضوعات کی فہرست ہوتی ہے۔اسی طرح اسلوب و بیان کی وجہ سے بھی ان میں امتیاز پیدا ہو جاتا ہے لہٰذا دو مخلوطات کے درمیان مقارنہ وموازنہ کے بعد یہ فیصلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ یہ دونوں مخطوطات ایک ہی ترجمہ کے الگ الگ نسخے ہیں یا مستقل بالذات الگ الگ تراجم ہیں۔

ترجمہ کی مذکورہ بالا ان دونوں قسموں کے علاوہ مختصر تراجم اور مکمل جملوں کی شکل میں لکھے ہوئے تراجم کے نمونے بھی ملتے ہیں جو عصر حاضر کے مطبوعہ تراجم کے مشابہ ہوتے ہیں۔

قرآنی تراجم کے مخطوطات کی ایک تقسیم اور بھی کی جاسکتی ہے

(۱) مکمل تراجم (۲) جزوی تراجم

یہاں اس بات کی وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ بعض مترجمین کے تراجم مختلف اسباب کی وجہ سے مکمل نہیں ہو سکے ہیں۔نامکمل تراجم اور جزوی تراجم کے درمیان فرق کرنا ضروری ہے کیوں کہ نامکمل تراجم کے مترجمین کے پیش نظر کسی خاص جزء کا ترجمہ کرنا مقصود نہیں تھا۔اس کے علاوہ اس بات کا احتمال بھی پایا جاتا ہے کہ ان نامکمل تراجم کے باقیماندہ حصے مخطوطات کے کسی اور ذخیرہ میں موجود ہوں۔

مکمل تراجم قرآن کے مکمل متن پر مشتمل ہوتے ہیں۔مکمل تراجم کے ایسے نسخے بھی ہوسکتے ہیں جن کے بعض اجزاء ضائع ہو گئے ہیں،اس قسم کے نسخے زیادہ توجہ کے قابل ہیں،بعض مکمل تراجم ایک سے زائد جلدوں پر مشتمل ہوتے ہیں اور یہ جلدیں اپنی خارجی خصوصیات جیسے ورق کی نوعیت، خط کی قسم، آرائش وزیبائش حتی کہ زبان تک میں مختلف ہوتی ہیں،اسی طرح بعض جلدوں کی تاریخ کتابت میں بھی اختلاف

پایا جاتا ہے، بظاہر اس کا سبب یہ ہے کہ ان جلدوں کا مالک اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ کسی ترجمہ کی ان مختلف جلدوں کو اپنے پاس یکجا و اکٹھا کر لے جو مختلف اوقات میں لکھی گئی تھیں۔ ایک دوسرا سبب یہ ہوسکتا ہے کہ مضمون و اسلوب کی ظاہری وحدت و یکسانیت کی وجہ سے مختلف ترجموں کو ایک ہی ترجمہ کی مختلف جلدیں مان لیا جائے جب کہ حقیقت میں وہ مختلف تراجم کی مختلف جلدیں ہوں۔ اس قسم کی جلدوں کے متعلق کوئی فیصلہ کرنا آسان نہیں ہے، یہ کام صرف دقت نظر، شب و روز کی محنت اور وسیع معلومات پر مبنی علمی تحقیق کے بعد انجام پا سکتا ہے اور پھر اس کے نتیجہ میں اس کی فہرست سازی کا کام انجام پا سکتا ہے جیسا کہ ہم نے ان مخطوطات کو یکجا و اکٹھا کرنے کے سلسلہ میں کیا ہے۔ جزوی تراجم کے مخطوطات دو حصوں میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں:

(۱) قرآن کے کسی جزء یا اجزاء، سورتوں یا آیات کا ترجمہ، بسا اوقات مترجم ایک خاص موضوع سے متعلق تمام آیات کو یکجا کر کے اس کا ترجمہ کر دیتا ہے۔

(۲) وہ تراجم جن میں قرآن کے بعض اجزاء منقول ہوتے ہیں۔ اس شکل میں اگر اصلی مخطوطہ مل جائے تو اس بات کی تعیین آسان ہوجائے گی کہ وہ کس مخطوطہ کے اجزاء، ہیں، لیکن اگر اس اصل مخطوطہ کا حصول یا انکشاف ممکن نہ ہوسکے جس سے مختلف نسخے نقل کئے گئے ہوں تو اس شکل میں زیادہ سے زیادہ اس قسم کے تراجم منتخب حصوں کے تراجم کے ذیل میں شمار کئے جائیں گے۔ ہماری معلومات کے مطابق قرآن کے منتخب حصوں کے تراجم کی اکثریت قرآن کے آخری دو پارے، سورہ فاتحہ، سورہ یوسف، سورہ یسین، سورہ اخلاص، اور آیت الکرسی کے ترجموں پر مشتمل ہے۔

قرآن کے تراجم کی اکثریت نثری تراجم پر مشتمل ہے تاہم بعض تراجم منظوم شکل میں بھی ملتے ہیں اور بہت ہی محدود آیات کے ترجمے موزوں و مقفی شکل میں دستیاب ہیں۔ ان کے علاوہ بعض آیات قرآنی کے تراجم قرآن کریم سے متعلق لغات و معاجم، ادبی اور علمی کتب اور تصوف سے متعلق کتب میں بھی مذکور ملتے ہیں۔

لہجے اور املا کی غلطی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے اختلاف کے علاوہ قرآن کریم کے تراجم کے مختلف نسخوں میں پائے جانے والے اختلاف کے اسباب کی نشاندہی بھی ضروری ہے۔اس قسم کے اختلاف کی بنیاد زیادہ تر وہ فطری تغیرات ہیں جن سے وہ زبان دوچار ہوتی رہتی ہے جس میں ترجمہ کیا جاتا ہے۔بعض حالات میں ان تراجم کا مطالعہ کرنے والے متن کے حواشی پر تعلیقات لکھ دیتے ہیں جسے اگلے مرحلہ میں ان کی نقول تیار کرنے والے اصل ترجمہ کے ساتھ ملا کر لکھ دیتے ہیں، بسا اوقات کوئی نقل نویس نص اساسی کے ناقص حصوں کی تکمیل کر دیتا ہے۔ یہ تکمیل یا تو دوسرے مخطوطہ کی روشنی میں ہوتی ہے یا وہ خود اپنی جانب سے ترجمہ کر کے اس کمی کو دور کر دیتا ہے۔

تراجم قرآن کے مخطوطات کی فنی اہمیت: تراجم قرآن کے مخطوطات بڑی فنی اہمیت کے حامل ہیں۔اس ضمن میں پہلی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی نظر میں قرآن کریم کو غیر معمولی اہمیت، شرف اور بلند مقام حاصل ہے۔یہی وجہ ہے کہ مصاحف اور قرآن کریم کے تراجم کے لئے آرائش وزیبائش کا خاص اہتمام کیا جاتا تھا اور اس کی خوبصورت اور بہتر سے بہتر جلد بندی کی جاتی تھی۔مصاحف اور قرآن کریم کے ترجموں نے فن خطاطی، مطلا سازی اور جلد سازی کی ترویج وترقی میں کافی اہم کردار ادا کیا ہے اور اس کے نتیجہ میں ان تمام فنون نے بہت تیزی سے ترقی کے اعلی منازل طے کئے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ فنکاروں نے قرآن کریم کے نسخے تیار کرنے اور اس کے مختلف تراجم کرنے کا کام ایک فریضہ سمجھ کر ادا کیا ہے اور اس ذمہ داری کو مکمل طور پر محسوس کیا تھا جو ان کے کاندھوں پر ڈالی گئی تھی۔یہ اخلاقی اور شرعی دونوں ہی اعتبار سے ایک اہم ذمہ داری تھی لہذا انھوں نے ان قرآنی مخطوطات کو نقل کرنے، ان کی خوبصورت آرائش وزیبائش اور بہترین جلد بندی کے لئے اپنی تمام تر صلاحتیں صرف کیں۔اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ انھیں اس مقدس کتاب کی خدمت کا کتنا شدید جذبہ تھا، اسی وجہ سے قرآن کے مخطوطات

کتابت (فن خط) طلاء نگاری (تذہیب) اور جلد بندی کے حوالے سے خصوصی تحقیق کے متقاضی ہیں، اسی طرح ان فنی شہ پاروں کی تیاری میں استعمال ہونے والی اشیاء، آلات وساز وسامان اور اسالیب کے متعلق تحقیق بجائے خود ایک اہم موضوع ہے۔

تراجم قرآن کے مخطوطات اپنے عناصر کی ترتیب کے اعتبار سے الگ الگ نوعیت کے حامل ہوتے ہیں۔لفظی ترجمہ کے اندر بین السطور عربی کلمات کے معانی مذکور ہوتے ہیں اور عام طور پر ایسے تراجم میں اس بات کا خصوصی خیال رکھا جاتا ہے کہ ترجمہ کے لئے استعمال کئے جانے والا خط متن کے لئے استعمال کئے جانے والے خط سے الگ ہو جو بالعموم متن کے مقابلے میں باریک ہوتا ہے، اسی طرح مختلف قسم کی روشنائی۔عموماً سرخ روشنائی۔استعمال کی جاتی ہے، کبھی کبھی خط مائل کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔بسا اوقات ایک ہی مخطوطہ میں ایک سے زیادہ ترجمہ شامل ہوتا ہے، مختلف زبانوں پر مشتمل یہ تراجم الگ الگ سطروں میں ایک دوسرے کے نیچے لکھے ہوتے ہیں ،بعض مخطوطات ایسے بھی ہیں جن میں لفظی ترجمے کے ساتھ تفسیر بھی مذکور ہوتی ہے،بعض مخطوطات ایسے ہیں جو بیک وقت ترجمہ کی تینوں شکلوں پر محیط ہوتے ہیں: قرآن کی ہر سطر کے نیچے اس کا ترجمہ، مختصر ترجمہ اور تفسیر پر مشتمل ترجمہ، یہاں اس بات کی وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ بعض مخطوطات ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو ایک سے زیادہ تراجم پر مشتمل ہوتے ہیں اور ان ترجموں کے ساتھ ساتھ تفسیر بھی مذکور ہوتی ہے۔

بالعموم وہ تراجم جو تفسیر کا رنگ لئے ہوتے ہیں باریک خط میں متن کے حاشیہ پر لکھے ہوتے ہیں، کبھی کبھی متن اور تفسیر کے درمیان فرق کرنے کے لئے بعض دیگر ذرائع کا بھی استعمال کیا جاتا ہے مثلاً آیات قرآنی مختلف رنگ کی روشنائی سے لکھی ہوتی ہیں یا زیادہ جلی اور کھلے ہوئے خط میں لکھی ہوتی ہیں۔کبھی آیات کو جداول کی شکل میں لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے مدمقابل ترجمہ کو الگ سے لکھا جاتا ہے۔ بسا اوقات آیات کے اوپر یا نیچے۔بالعموم سرخ روشنائی سے۔ایک خط کھینچ دیا جاتا ہے

جو قرآن مجید کے متن اور ترجمہ کے درمیان خط فاصل کا کام کرتا ہے۔ اسی طرح سورتوں کے اسماء اور عناوین کو مختلف رنگوں کی روشنائی سے لکھے جانے کا امکان پایا جاتا ہے، کبھی کبھی ان کی آرائش وزیبائش پر بھی توجہ دی جاتی ہے۔

قرآن کے مکمل تراجم کی تزئین کے لئے استعمال کی جانے والی یہ امتیازی خصوصیات بسا اوقات منتخب سورتوں کے تراجم میں بھی پائی جاتی ہیں حالانکہ ایسے مخطوطات کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ تاہم خط، طلاء نگاری اور جلد بندی کے اس اعلیٰ معیار کا عکس منتخب سورتوں کے تراجم میں بھی پایا جاتا ہے جو بالعموم مکمل ترجمہ قرآن کا جز ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں المکتبۃ السلیمانیۃ میں موجود اسماعیل بن احمد القروی کی سورہ فاتحہ کی تفسیر ''الفتوحات العیبیۃ'' اور شیخ الاسلام اسعد آفندی کی ''آیۃ الکرسی'' کی تفسیر کے مخطوطات کو بطور مثال پیش کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح بعض مخطوطات ایسے بھی موجود ہیں جو ایک سے زائد سورتوں کے ترجمہ پر مشتمل ہوتے ہیں مثلاً آٹھویں صدی کا وہ مخطوطہ جو سورہ فاتحہ، سورہ انعام، سورہ فاطر اور سورہ یٰسین کے تراجم پر مشتمل ہے اور طوب قاپی سرائے کے میوزیم میں موجود ہے۔

جہاں تک اوقچی زادہ محمد بن محمد کے مخطوطہ ''النظر المبین فی الآیات الاربعین'' کا تعلق ہے جس میں انھوں نے چالیس آیات کا ترجمہ کیا ہے، اسے منظوم ترجمہ کی مثال قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ مخوطہ ''المکتبۃ السلیمانیۃ میں موجود ہے، مذکورہ بالا اکثر مخطوطات فن جلد سازی کی ترقی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

قرآنی تراجم کی ممالک وزبان کے اعتبار سے تقسیم: ۴۷ ممالک کی ۳۰ مختلف زبانوں میں قرآنی تراجم کے ۴۰۰۰ سے زائد مخطوطات سردست دستیاب ہو چکے ہیں۔ اس تعداد میں ایک ہی مخطوطہ کے مختلف نسخے بھی شامل ہیں۔ ان مخطوطات کی اکثریت ترکی، ایران، ہندوستان اور انگلینڈ کی لائبریریوں میں محفوظ ہے جبکہ جرمنی، روس، پاکستان، فرانس، اسپین، ویٹیکن، سعودی عرب اور مصر کے کتب خانوں میں تراجم قرآن کے ۲۵ سے ۱۰۰ نسخے پائے جاتے ہیں۔ ان تراجم کی

اکثریت دیگر امتیازات کے علاوہ لغوی حیثیت سے بہت اہمیت کی حامل ہے۔اس مضمون میں ان مخطوطات کی تقسیم صرف ممالک کے اعتبار سے کی گئی ہے اور انھیں ان کی قدر و قیمت یا اہمیت کے اعتبار سے منقسم نہیں کیا گیا ہے۔

مختلف ممالک اور مختلف زبانوں میں موجود قرآنی تراجم کے اعداد و شمار پر نظر ڈالنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تراجم قرآن کی خاصی تعداد فارسی، ترکی اور اردو زبانوں سے تعلق رکھتی ہے، فارسی اور ترکی کے تراجم کی تعداد مجموعی تعداد کے مقابلے میں ۹۰ فیصد ہے۔اس اکثریت کا ایک بنیادی سبب یہ ہے کہ ایرانیوں اور ترکوں کا شمار ان اقوام میں ہوتا ہے جنھوں نے اسلام کو بہت پہلے قبول کرلیا تھا اور جلد ہی عربی حروف کا ان کے یہاں چلن ہوگیا تھا۔اسلام قبول کرتے وقت ان کی اپنی ایک تہذیب تھی، ایک عمدہ تاریخ کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ وہ علوم وفنون کے ماہر بھی تھے۔تعداد کے اعتبار سے ایرانی فارسی تراجم کی تعداد ترکی تراجم کے مقابلے میں زیادہ ہے۔جس کا بنیادی سبب شاید یہ ہے کہ کئی دیگر قوموں نے بھی فارسی زبان وادب کو اختیار کرلیا تھا۔ان قوموں میں وسط ایشیا اور اناطولیہ کی اقوام کے ساتھ بعض ہندوستانی اقوام بھی شامل ہیں۔واقعہ یہ ہے کہ فارسی تراجم کے بہت سے مترجمین ترکی النسل ہیں۔یہاں اس بات کا اعتراف کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند محدود صفحات میں ان ہزاروں مخطوطات کا تفصیلی تعارف کرانا ممکن نہیں لیکن ہمیں امید ہے کہ جب یہ علمی منصوبہ مکمل ہوجائے گا تو نہ صرف یہ کہ اس موضوع پر معلومات میں غیر معمولی حد تک اضافہ ہوجائے گا بلکہ بحث وتحقیق کے لئے نئے دروازے کھل جائیں گے۔

قدیم ترین فارسی ترجمہ تفسیر طبری کا وہ ترجمہ ہے جو سامانی حکمراں منصور بن نوح (وفات: ۳۵۰ھ/۹۵۶ء) کے عہد میں علماء کی ایک جماعت نے کیا تھا۔دوران تحقیق ہمیں ایک فارسی کے لفظی ترجمہ پر مشتمل نامعلوم مترجم کا نامکمل ترجمہ قرآن ملا جس کی ابتداء سورہ حجرات سے ہوتی ہے اور آخری سورت پر اس کا اختتام ہوتا ہے

لیکن ترقیمہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس کی کتابت مشہور کاتب محمد بن علی بن الحسین بن مقلہ نے ۳۲۸ھ/ ۹۳۹ء میں یعنی ابن نوح کے نسخہ سے تقریباً پچاس برس پہلے کی تھی لیکن اس مخطوطہ اور اس کے خط کے متعلق چھان بین کی گئی تو پتہ چلا کہ یہ کتابت ابن مقلہ کے زمانہ کی نہیں ہے بلکہ ظن غالب کے مطابق نویں صدی میں اس کی کتابت کی گئی تھی۔ یہ نسخہ اس وقت دار الکتب المصریۃ (۶۴، مصاحف) میں موجود ہے۔

تفسیر طبری کے فارسی ترجمہ کا اولین نسخہ جو ہمارے سامنے موجود ہے وہ ترکی کے ''مکتبۃ البورصۃ العامۃ'' میں موجود ہے، جس کی کتابت ۵۶۲ھ/ ۶۷۔۱۱۶۶ میں کی گئی تھی۔ اس نسخہ کی سونے سے آرائش وزیبائش کی گئی ہے۔ جس میں سورہ ''مومنون'' سے سورۃ ''سبا'' تک ترجمہ موجود ہے۔

پانچویں صدی ہجری/ گیارہویں۔ بارھویں صدی عیسوی میں فارسی کے لفظی تراجم اور تفسیر کے نسخے زیادہ پائے جاتے ہیں۔ تعداد کی یہ کثرت ایک ہی ترجمہ کے متعدد نسخوں اور الگ الگ تراجم کی وجہ سے ہے مثلاً حسین واعظ کاشفی کا ترجمہ ''تفسیر المواہب العلیۃ'' یا ''التفسیر الحسینی'' کے متعدد نسخے تیار کئے گئے تھے۔ ہماری تحقیق کے مطابق اس ترجمہ/ تفسیر کے ۳۰۰ سے زائد نسخے تیار کئے گئے تھے جس کا قدیم ترین نسخہ ۸۷۱ھ/ ۱۴۹۲ء میں تیار کیا گیا تھا۔ اس کا ایک نامکمل نسخہ استنبول کے ''المکتبۃ السلیمانیۃ'' میں موجود ہے۔

قرآن کے اولین ترکی تراجم مشرقی ترکی لہجے میں کئے گئے تھے۔ مصادر سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس زبان میں بھی اولین طور پر تفسیر طبری کا ہی ترجمہ کیا گیا تھا۔ اس قیاس کی بنیاد یہ ہے کہ علماء کی اس جماعت میں کچھ ترک علماء بھی شامل تھے جنہوں نے اس کا فارسی ترجمہ کیا تھا۔ لیکن اس ترکی ترجمہ کا کوئی نسخہ سر دست دستیاب نہیں ہوسکا۔ مشرقی ترکی لہجہ میں کئے گئے تراجم کا قدیم ترین نسخہ ساتویں صدی ہجری/ تیرھویں صدی عیسوی کا ہے۔ یہ اس ترکی زبان/ لہجہ میں لکھا ہوا ہے جو موجودہ ماوراء النھر کے علاقے میں بولی جاتی ہے۔ یہ ترجمہ ۳۴۳ اوراق پر مشتمل ہے اور مشھد کے

''مکتبہ آستان قدس رضوی'' میں موجود ہے۔اس نسخہ کی کتابت ۶۴۷ھ/ ۱۲۴۹ء میں ہوئی تھی۔

عبدالقادر بن طاہر بغدادی (وفات ۴۲۹ھ/ ۱۰۳۸ء) نے قرآن کی آٹھ ابتدائی سورتوں کا ترجمہ ازبکی زبان میں کیا تھا جس کا مخطوطہ تاشقند کی ''الاکادیمیۃ العلمیۃ الاوزبکیۃ'' میں موجود ہے۔مکتبہ آستان قدس رضوی میں ایک مخطوطہ ہے جس میں لفظی ترجمہ کے ساتھ تفسیر بھی ہے۔اس کی کتابت ۷۳۷ھ/ ۱۳۳۷ھ میں ہوئی تھی۔ یہ مخطوطہ سورہ ''ص'' تا سورہ ''والناس'' پر مشتمل ہے۔ یہاں قرآن کے اس ترجمہ کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جو''متحف الآثار الترکیۃ العربیۃ''میں موجود ہے۔اس کی کتابت ۷۳۷ھ/ ۱۳۳۷ء میں ہوئی تھی۔اس کا امتیازی پہلو یہ ہے کہ اس میں وہ ادبی زبان استعمال کی گئی ہے جو وسط ایشیا میں استعمال ہوتی رہی ہے۔اسی طرح سینٹ پیٹرس برگ کے ''مکتبۃ المتحف الآسیوی'' میں موجود مخطوطہ بھی قابل ذکر ہے۔ان تراجم کے پہلو بہ پہلو وہ تراجم بھی ملتے ہیں جو ترکی زبان کے قارخانی لہجہ میں کئے گئے تھے۔ یہ مخطوطات تفاسیر اور قصص پر مشتمل ہیں جو ترکی زبان کے قپچاق،غز اور چغتائی لہجوں کے خصائص کے حامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مصادر میں یہ نقطہ نظر پایا جاتا ہے کہ وہ مخطوطہ خوارزمی ترکی میں لکھا گیا تھا۔اسی طرح بعض تراجم آذر بائیجانی ترکی،قراخانی ترکی،اویغور، چغتائی اور تاجیکی ترکی لہجوں میں کئے گئے تھے لیکن بظاہر یہ تراجم قریب العہد ہیں۔

اناطولی ترکی میں قرآن کا پہلا ترجمہ اناطولیہ کی سلجوقی حکومت کے زوال کے بعد امارات کے زمانہ میں ہوا۔اس کے اولین نسخے چھوٹی چھوٹی سورتوں کے تفسیری تراجم پر مشتمل تھے۔قدیم ترین نسخہ ۸۲۶ھ/۱۴۲۳ء کا ہے جس کا عنوان'' تفسیر سورۃ الملک'' ہے اور اس وقت Burdur لائبریری ترکی میں موجود ہے ۔ آٹھویں صدی ہجری/ چودھویں صدی عیسوی میں اناطولیہ کی ترکی میں مکمل تراجم قرآن لکھنے کا آغاز ہوا۔ یہ تفسیری تراجم زیادہ تر تفسیر ابواللیث سمرقندی کی روشنی میں

کئے گئے تھے۔ان تراجم کے مترجمین احمد الداعی، موسیٰ ازینکی اور ابن عربشاہ ہیں۔ بالعموم یہ تینوں تراجم محققین کے لئے التباس کا باعث بن جاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تینوں تراجم ایک اصل کے تین الگ الگ مستقل بالذات تراجم ہیں۔ آٹھویں صدی ہجری/ چودھویں صدی عیسوی سے لیکر آج تک تفسیر ابوالليث سمرقندی کی روشنی میں تراجم کئے جانے کا سلسلہ جاری ہے لیکن اکثر اوقات ان میں مترجم کا نام موجود نہیں ہوتا ہے۔

قرآن کے اردو تراجم کے تمام مخطوطات کے متعلق ہمیں زیادہ تفصیلی معلومات نہیں ہوسکی ہیں۔اردو تراجم کے ۷۰ مخطوطات میں ہماری معلومات کے مطابق قدیم ترین نسخہ ۱۰۰۰ھ/۹۲۔۱۵۹۱ء کا ہے۔یہ مخطوطات منتخب سورتوں کے تراجم پر مشتمل ہیں لیکن مترجمین کے نام مذکور نہیں ہیں۔محمد باقر فضل اللہ حیدرآبادی کے سلسلہ میں مشہور ہے کہ انھوں نے ۱۱۱۵ھ/۴۔۱۷۰۳ میں قرآن کا ترجمہ کیا تھا۔اسی طرح تیرھویں صدی ہجری/ اٹھارویں صدی عیسوی میں کئے گئے ترجموں کے مخطوطات بھی ملتے ہیں لیکن ان کے مترجمین کے نام دستیاب نہیں ہیں۔اسی طرح ان ترجموں کے مخطوطات بھی دستیاب ہیں جنھیں شاہ رفیع الدین دہلوی اور ان کے بھائی عبدالقادر نے اردو کا قالب پہنایا تھا۔

لاطینی زبان میں قرآن کریم کا اولین ترجمہ کرنے والی شخصیت Robertis Ketensis کی ہے جس نے ۱۱۴۳ء میں یہ ترجمہ مکمل کیا۔اس مخطوطہ کے آٹھ قلمی نسخے پیرس کے قومی کتبخانہ Bibliotheque Nationale میں موجود ہیں۔ان کے علاوہ

(1)Robert Von Chester(2)Hermann Von Carinthia Dominic Germanus(3)Guillelmus(4)Raymondus Monceta (5)MarecsConanicus Toletanus(6)Dominic Germanus Silesie (7)Abraham Hinckelmann(8)Nicolas Wilheim Schroder(9)Jean Henri Parau

اور Devinus Warenus (10) نے بھی لاطینی زبان میں قرآن کا ترجمہ کیا تھا۔ان کے علاوہ دیگر لاطینی تراجم بھی دستیاب ہیں جن کے مترجمین کے بارے میں معلومات دستیاب نہیں ہیں۔

قرآن کا واحد چینی ترجمہ انڈیا آفس لائبریری، لندن (Arabic MS 3340) میں موجود ہے۔ یہ ۶۱ اوراق پر مشتمل ہے اور ظن غالب ہے کہ تیرھویں صدی ہجری/اٹھارویں صدی عیسوی کیا گیا تھا۔

قرآن کے آرمینی ترجمہ کے تین نسخے موجود ہیں جن میں دو جرمنی اور ایک ایران میں موجود ہیں۔ان کے علاوہ ایک آرمینی ترجمہ Stephanos کے قلم سے ہے جو بھوپال (ہندوستان) میں موجود ہے۔ جرمنی میں موجود نسخوں میں سے ایک Tubingen University کی لائبریری (Ma.XIII 84) میں ہے جبکہ دوسرا نسخہ وہاں کی قومی لائبریری Staatsbibtothck Preussischer Kulturbesitz Orient ABT میں (Or.Quart 605) کے تحت محفوظ ہے۔موخرالذکر نسخہ کی تکمیل ۱۸۰۳ء میں بمقام استنبول ہوئی تھی۔ یہ نسخہ ۱۸۶ اوراق پر مشتمل ہے۔ایران کے آرمینیائی کلیسا میں موجود ترجمہ کے متعلق تفصیلی معلومات دستیاب نہیں ہوسکی ہیں۔

فولانی (Fulani) زبان کے پولار (Pular) لہجے میں کئے گئے ترجمہ کے تین نسخے ڈاکار، سینیغال میں موجود ہیں جن مین سے دو نسخے Institut Francais de Afrique Noire 1, میں (IFAN-57,58) میں موجود ہیں۔ان دونوں نسخوں میں ہر آیت کا ترجمہ الگ الگ صفحہ پر کیا گیا ہے۔تیسرا نسخہ ۶۲۲ اوراق پر مشتمل ہے جس کا نمبر (IFAN 99) ہے اس کے متعلق حتمی طور پر کہنا مشکل ہے کہ وہ مکمل ہے یا نہیں۔

ڈچ زبان میں کئے گئے تراجم کے دو مخطوطے دستیاب ہیں۔ پہلا مخطوطہ ۲۸۱ اورا ق پر مشتمل ہے اور اس کے مترجم کا نام Salamon swigger ہے اور اس وقت بلجیم میں برسلز کی Royal Albert library موجود ہے جبکہ دوسرا نسخہ لیڈن

یونیورسٹی، ہالینڈ کی لائبریری میں موجود ہے لیکن مترجم نامعلوم ہے۔

عبرانی زبان میں قرآن کے دوتراجم ہیں جن میں سے ایک کا ترجمہ یعقوب بن اسرائیل (Jacab b. Israel) نے کیا ہے۔اس کی تکمیل البندقیہ کے مقام پر۱۶۳۶ء میں ہوئی۔مترجم نے اسے ''سفر ہاالقرآن'' کے نام سے موسوم کیا تھا اور اس وقت آکسفورڈ یونیورسٹی کی Bodlein library) (MS.Michael113) میں موجود ہے۔اسی لائبریری میں عربی قرآن کریم کا ایک ایسا نسخہ بھی موجود ہے جس کے متن اور حواشی پر عبرانی ترجمہ مذکور ہے لیکن مترجم کا نام مذکور نہیں ہے۔اس کی کتابت ۱۶۰۰ء میں ہوئی ہے۔

تاج محل کے اندرونی صحن کی دیواروں پر منقوش آیات قرآنیہ کے انگریزی ترجمہ کا ایک مخطوطہ دارالکتب الوطنیہ پیرس (Arabe 4529) میں موجود ہے۔یہ ۱۸۰۵-۶ء میں لکھا گیا ہے اور ۷۹ اوراق پر مشتمل ہے۔

اٹلی زبان میں اکلوتے ترجمہ قرآن کا ذکر Tassy کی فہرست میں موجود ہے لیکن اس کے متعلق معلومات دستیاب نہ ہوسکیں۔یہ ترجمہ سورہ بقرہ کے ترجمہ پر مشتمل ہے۔

جاوہ کی زبان میں کیئے گئے ترجمہ کے آٹھ مخطوطات کا ہمیں علم ہے۔ان میں سے تین ایسے ہیں جن میں قرآن کی ہر سطر کے نیچے اس زبان میں تعلیقات لکھی گئی ہیں۔یہ تینوں مخطوطات جلالین سے ماخوذ ہیں اور دارالکتب الوطنیہ پیرس(.MS Arabe 654)اور لائیڈن یونیورسٹی کے شاہی کتب خانہ Bibliothek der Rijkuniversiteit میں موجود ہیں۔موخرالذکر نسخوں کا نمبر(Or 6890 Or1886) ہے۔اس زبان میں ایک مخطوطہ اور دستیاب ہے جو صرف سورہ فاتحہ کے ترجمہ پر مشتمل ہے جس کی کتابت انیسویں صدی میں ہوئی تھی۔یہ مخطوطہ برلن کی قومی لائبریری (Schoem.II.19) میں موجود ہے۔اس زبان میں کیئے گئے دوترجمے ہالینڈ میں لائیڈن یونیورسٹی کی لائبریری میں 2097 اور 5697 کے تحت موجود ہیں۔

ایک مخطوطہ Bibliotheca Bonnesi Servantur کی لائبریری میں نمبر 85a کے تحت موجود ہے۔ یہ نسخہ ۲۶۴ اوراق پر مشتمل ہے۔اسی طرح سورہ بقرہ کے ترجمہ پر مشتمل ایک قلمی نسخہ انڈیا آفس لائبریری لندن (MS. Arabic, Loth 2448) میں موجود ہے۔

کانمبو (Kanembu) زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا صرف ایک نسخہ پایا جاتا ہے۔اس میں بھی قرآن کی ہر سطر کے نیچے مذکورہ زبان میں تعلیقات لکھی گئی ہیں یہ نسخہ ''خط مغربی'' میں ۱۰۸۰ھ/۰۷۔۱۶۶۹ میں لکھا گیا تھا۔اسی مخطوطہ کے حاشیہ پر عبداللہ محمد نے ''جامع احکام القرآن'' کے عنوان سے حواشی لکھے ہیں۔

کردی زبان کا واحد ترجمہ قرآن ۱۳۴۹ھ/۳۱۔۱۹۳۰ میں لکھا گیا ہے۔ یہ نسخہ جامعۃ صلاح الدین، اربیل، عراق کی لائبریری میں موجود ہے۔مترجم عبدالکریم قاضی ہیں۔ یہ نسخہ مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور آٹھ اجزاء پر مشتمل ہے۔اس زبان میں ایک مکمل تفسیر/تفسیری ترجمہ مسعود محمد جالی زادہ ابن ملا محمد کی لائبریری موجود ہے۔اس کے مصنف جالی زادہ محمد جمال الدین عبداللہ بن ضیاء الدین محمد اسعد قاق جالی (Kakjali) ہیں۔اس مخطوطہ کے متعلق تفصیلی معلومات دستیاب نہیں ہوسکی ہیں

ہمارے علم کے مطابق پولش زبان میں قرآن کا کوئی ترجمہ موجود نہیں ہے۔ اس ضمن میں مزید معلومات کی جستجو ہے۔

لائیڈن یونیورسٹی کی لائبریری میں ماکسار (Macassar) زبان (انڈونیشیا) میں قرآن کے دو ترجمے موجود ہیں۔ یہ مخطوطے (BugisMakasar 36,52) کے تحت محفوظ ہیں۔

ہماری تحقیق کے مطابق ملیشیائی زبان میں تراجم قرآن کی تعداد دس ہے۔ یہ یا تو ناقص ہیں یا منتخب اجزاء کے تراجم ہیں۔بعض نسخوں میں ملیشیائی زبان میں صرف حواشی لکھے ہوئے ہیں۔ان نسخوں میں حجم کے اعتبار سے سب سے بڑا نسخہ Dewan Bahasa کی لائبریری میں موجود ہے جو ۱۶۷ اوراق پر مشتمل ہے۔ یہ

نسخہ عربی اور جاوی خط میں لکھا گیا ہے۔لائیڈن یونیورسٹی ہالینڈ میں تفسیر جلالین کا ایک ترجمہ (Or 3224) موجود ہے جو انیسویں صدی میں لکھا گیا تھا۔اسی طرح دارالکتب القومیۃ، پیرس میں ۲۹۰ اوراق پر مشتمل ایک مخطوطہ (Arabes Suppl-.129) موجود ہے۔مکتبۃ الجمعیۃ الآسیویۃ الملکیۃ میں ملیشیائی زبان میں قرآن کے دو ترجمے (Callmark: Malay 19,Arabic4) پائے جاتے ہیں جن میں سے ایک ۳۵۲/ اوراق پر اور دوسرا ۱۹۱ اوراق پر مشتمل ہے۔کارل مارکس یونیورسٹی، لیپزگ (Leipzig) میں سورہ فاتحہ کے ترجمہ پر مشتمل ایک مخطوطہ (MS. Or 896 b) محفوظ ہے جبکہ کیمبرج یونیورسٹی کی لائبریری میں سورہ کہف کے ترجمہ پر مشتمل ایک مخطوطہ (Ii.9.45) موجود ہے۔اسی طرح Dewan Bahasa کی لائبریری میں تفسیر جلالین کے ترجمہ پر مشتمل ایک مخطوطہ (نمبر ۹۷) موجود ہے۔اس کی کتابت ۱۴۵۰ء میں ہوئی تھی اور جلال الدین بن احمد محلی کی ملکیت میں تھا۔اس نسخہ کے ابتدائی اوراق پر ملیشیائی زبان میں بعض حواشی اور جاوی زبان میں بعض تعلیقات لکھی ہوئی ہیں۔کیمبرج یونیورسٹی کے کنگ کالج کی لائبریری میں زمخشری کی تفسیر الکشاف کا ایک نسخہ (نمبر ۸٦) موجود ہے۔اس نسخہ پر بعض حواشی لکھے ہوئے ہیں جو غالباً ملیشیائی زبان میں لکھے ہوئے ہیں۔

ہماری تحقیق کے مطابق سورہ غاشیہ کا پنجابی ترجمہ ''ترجمہ سورہ الغاشیۃ'' کے نام سے موجود ہے اور کسی کی ذاتی لائبریری میں محفوظ ہے لیکن اس کے متعلق تفصیلات فراہم نہ ہوسکیں۔

پشتو زبان میں ''شرحی مندوم بارالآیات القرآنیۃ والاحادیث النبویۃ'' کے نام سے ترجمہ قرآن کا مخطوطہ افغانستان میں ظاہر شاہ کی ذاتی لائبریری میں موجود ہے۔یہ ترجمہ ادیب محمد سامد نے (؟) ۱۱۲۵ھ/۱۳۱۷م میں کیا تھا۔اس کے علاوہ دیگر دو تراجم ''تفسیر البدر المنیر'' اور تفسیر الضحیٰ'' کے نام سے مکتبۃ وزارۃ المطبوعات والارشاد (نمبر ۱۸۵، ۱۸۸) میں موجود ہے۔اسی طرح سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کے

پشتو ترجمہ پر مشتمل ایک مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری، لندن (Or.6274) میں موجود ہے۔ظن غالب ہے کہ یہ مخطوطہ اٹھارویں صدی میں لکھا گیا ہوگا۔

روسی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کے پانچ مخطوطات دریافت ہو چکے ہیں ۔ان میں سے ایک ترجمہ D.N.Boguslavsky کے قلم سے ہے اور اس کی تاریخ ترجمہ ۱۸۷۱ء ہے یہ ترجمہ حسین واعظ کاشفی کی تفسیر ''المواھب العلیۃ'' پر مشتمل ہے جس کا ترکی ترجمہ اسماعیل قروح نے کیا تھا اور سائنس اکیڈمی کے کیٹلاگ (القسم Spb) میں موجود ہے۔۸۰۷ صفحات پر مشتمل قرآن کریم کا مکمل ترجمہ Central State Archives of Ancient Acts ماسکو(F.18. opis, (IN148/217) میں محفوظ ہے یہ ترجمہ Andre du Ryer کے فرانسیسی ترجمہ کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے۔اس کے مترجم Piotr Vasilyevich Postnikov ہیں اسی ترجمہ پر مشتمل ایک دوسرا نسخہ سینٹ پیٹرس برگ سائنس اکیڈمی کی لائبریری (قسم المخطوطات رقم ۶، ۷، ۳۲) میں موجود ہے جو قرآن کی ابتدائی بیس سورتوں پر مشتمل ہے۔تلاش بسیار کے باوجود ہمیں Volodymyr Iezevye کے ترجمہ کردہ اس نسخہ کے متعلق زیادہ معلومات دستیاب نہ ہوسکیں جو یوکرین اکیڈمی کی مرکزی لائبریری میں موجود ہے۔اس کا ایک نسخہ سینٹ پیٹرس برگ کے معھد الدراسات الشرقیہ کی لائبریری (الفہرس N168 الرقم D723) میں بھی موجود ہے۔یہ ترجمہ قرآن کی ہر سطر کے نیچے کیا گیا ہے۔اس کے مجموعی اوراق ۴۸۰ ہیں لیکن اس میں سورہ الفلق اور والناس شامل نہیں ہیں ۔اس نسخہ کے متعلق ظن غالب ہے کہ انیسویں صدی میں کیا گیا ہوگا۔

ہماری تحقیق کے مطابق سندھی تراجم قرآن کے گیارہ مخطوطات ادارہ سندھی علوم، سندھ یونیورسٹی ، پاکستان میں موجود ہیں ۔ان میں سے تین ''قصہ حضرت یوسف جو'' (Qissa Hazrat Yusuf Jo) کے عنوان سے ہیں۔یہ ترجمہ ''احمد'' نامی ایک شخص کے قلم سے ہے۔ایک ترجمہ قاضی شرف الدین سہوانی نے ''قرآن مجید

مترجم سندھی'' کے عنوان سے کیا تھا۔سندھی ترجمہ کے مزید تین نسخے دراصل ''التفسیر الہاشمی'' کے بعض اجزاء ہیں۔یہ ترجمہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی نے ۱۰۷۰ھ/ ۱۶۵۹ء میں کیا تھا۔باقی ماندہ مخطوطات تفسیری تراجم پر مشتمل ہیں جن میں سےایک مولاناعبیداللہ سندھی (۱۲۸۹۔۱۳۶۳ھ/۱۸۷۲۔۱۹۴۴) کا ہے اس کا نام Tarjuma cin Tafseer ہے۔دوسرے مخطوطہ کا نام ''ترجمہ مع تفسیر'' ہے جس کو میاں فاضل شاہ نے ۱۳۲۲ھ/ ۱۹۰۴۔۵ میں پورا کیا تھا، جبکہ تیسرے مخطوطہ کا نام ''تفسیر القرآن المجید'' ہے۔اس کے مترجم مجہول ہیں۔انڈیا آفس لائبریری لندن میں تفسیر سورہ یوسف کا ایک سندھی ترجمہ موجود ہے۔

کنساس (Kansas) یونیورسٹی میں سیامی (تھائی لینڈی) زبان میں ایک مخطوطہ موجود ہے لیکن اس کے متعلق تفصیلی معلومات کا ہنوز انتظار ہے۔

سریانی زبان میں قرآن کے دو ترجمے دستیاب ہیں ان میں سے ایک امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی کی لائبریری میں اور دوسرا مانچسٹر کی John Ryland library میں موجود ہے لیکن ان کے متعلق کسی قسم کی تفصیل ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔

تنزانیا کی جامعۃ دارالسلام کی لائبریری میں سواحلی زبان میں تراجم قرآن مجید کے ۲۲ مخطوطات موجود ہیں۔سواحلی زبان میں تراجم کے یہ مخطوطات مختلف سورتوں پر مشتمل ہیں ان میں سے ۶ مخطوطات کا ترجمہ احمد با شیخ حسین نے کیا ہے جبکہ ۱۰ مخطوطات کا ترجمہ '' منصب'' (؟) نامی کسی مترجم نے کیا ہے۔ایک مخطوطہ کا ترجمہ مسعود عبداللہ کے قلم سے ہے جبکہ باقی ماندہ پانچ مخطوطات کے مترجمین نامعلوم ہیں۔

مغربی افریقہ کی زبان ولوف (Wolof) میں قرآن کریم کے ترجمہ کا صرف ایک مخطوطہ دستیاب ہوسکا ہے۔اس کے مترجم محمد دیمی (؟) ہیں۔یہ ترجمہ دو جلدوں پر مشتمل ہے اور یہ ''تفسیر قرآنی'' (Exegese Croanique) کے نام سے موسوم ہے اور ڈاکار میں موجود ہے۔

ڈاکٹر Enes Karic نے بوسینیائی زبان میں تین مخطوطات دریافت کئے

ہیں۔ایک کا ترجمہ حافظ سعید ذی النونوفیتش Zenunovic نے کیا ہے جبکہ دوسرا نسخہ Hilno Saric کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، پہلا نسخہ دوسری جنگ عظیم اور دوسرا نسخہ پچھلے تیس سال کے دوران ضائع ہو چکا ہے۔تیسرا مخطوطہ Fatin Kulenovic کے قلم سے ہے۔ان کا یہ ترجمہ ابراہیم حقی ازمیرلی کے ''معانی القرآن الکریم'' کے ترجمہ پر مشتمل ہے۔دوجلدوں پر مشتمل یہ مخطوطہ سربیا میں موجود ہے اور لاطینی حروف میں لکھا گیا ہے۔ان تینوں مخطوطات کے متعلق تفصیلی معلومات کا ابھی انتظار ہے۔

تراجم قرآن کے یہ مخطوطات مختلف پہلوؤں سے بحث وتحقیق کے متقاضی ومستحق ہیں۔ان کی ذاتی اہمیت سے قطع نظر یہ مخطوطات لغت،فن اور تاریخ علوم کے ضمن میں ہماری معلومات کے لئے اہم مصدر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ان مخطوطات کے حسب ذیل پہلوؤں کو مستقل طور پر بحث وتحقیق کا موضوع بنایا جا سکتا ہے۔

☆ قرآن کے اجزاء،سورتیں اور مخصوص آیات کے ترجمہ کے باب میں اہتمام کے اسباب

☆ قرآن کے ترجموں کے مختلف نسخوں میں پائے جانے والے اختلافات اور ان کے اسباب

☆ کسی ایک ترجمہ کے مختلف نسخوں کا مقارنہ وموازنہ جیسے تفسیر ابواللیث سمرقندی۔

قرآن کریم کے تراجم پر مشتمل مخطوطات کے متعلق اس مقالہ کو لکھنے کا بنیادی مقصد محققین وباحثین کو استنبول میں قائم شدہ مرکز (Research Centre for Islamic History,Art and Culture) سے اس میدان میں تعاون پر آمادہ کرنا ہے تاکہ وہ تراجم قرآنی کے مخطوطات کی عالمی فہرست کی تیاری وتکمیل میں حصہ لے سکیں اور یہ علمی منصوبہ بہتر صورت میں اہل نظر کی خدمت میں پیش کیا جا سکے۔

ا۔زبان کے اعتبار سے مخطوطات تراجم قرآن کی قسم

نمبرشمار	ملک	تعداد
۱	خمیادو	۴۷
۲	البانی	۱
۳	آرمینیائی	۴
۴	بربری	۱
۵	چینی	۱
۶	ڈچ	۳
۷	انگریزی	۱
۸	فرانسیسی	۷
۹	فولانی	۳
۱۰	جرمنی	۲
۱۱	عبرانی	۲
۱۲	ہندی	۱
۱۳	اطالوی	۱
۱۴	جاوی	۸
۱۵	کانیمبو	۱
۱۶	کردی	۹
۱۷	لاطینی	۴۶
۱۸	ماکسار	۲
۱۹	ملایو	۱۰
۲۰	پشتو	۵
۲۱	فارسی	۲۲۹۷
۲۲	روسی	۵
۲۳	سیامی	۱
۲۴	سندھی	۱۳
۲۵	اسپینی	۴
۲۶	سواحلی	۲۲
۲۷	سریانی	۲
۲۸	ترکی	۱۷۳۰
۲۹	اردو	۷۱
۳۰	ولوف	۱
		۴۳۰۱

۲۔ممالک کے اعتبار سے مخطوطات تراجم قرآنی کی تفسر

نمبر شمار	ملک	تعداد
۱	افغانستان	۶۱
۲	جزائر	۱
۳	نمسا	۱۳
۴	بلجیکا	۲
۵	بلغاریہ	۲
۶	چیکوسلواکیہ	۳
۷	ڈنمارک	۶
۸	مصر	۱۶۰
۹	فرانس	۷۵
۱۰	جرمنی	۹۷
۱۱	ہندوستان	۳۶۵
۱۲	ایران	۸۰۴
۱۳	عراق	۴۲
۱۴	آئرلینڈ	۱۱
۱۵	اٹلی	۴
۱۶	جاپان	۳
۱۷	کویت	۱
۱۸	لبنان	۲
۱۹	لیبیا	۱
۲۰	ملیشیا	۲
۲۱	نیدرلینڈ (ہالینڈ)	۲۵
۲۲	نائجیریا	۱
۲۳	قبرص	۳
۲۴	پاکستان	۷۸
۲۵	سعودیہ عربیہ	۴۱
۲۶	سینیگال	۴
۲۷	اسپین	۴۹
۲۸	سوید	۱
۲۹	شام	۴
۳۰	تنزانیا	۲۲
۳۱	تیونس	۳
۳۲	ترکی	۲۰۲۰
۳۳	برطانیہ	۲۱۶
۳۴	امریکہ	۲۴
۳۵	سابق روس	۹۱
۳۶	ویٹیکن	۱۶
۳۷	یوگوسلاویہ	۴۱
۳۸	ذاتی لائبریری	۷
		۴۳۱